بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خوش قسمت ہے وہ جن کو اللہ تعالیٰ دین اور انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 21 اکتوبر 2016ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آغاز میں فرمایا کہ آج میں جماعت کے دو خادموں کا ذکر کروں گا جن کی گزشتہ دنوں میں وفات ہوئی ہے۔ ایک مکرم بشیر احمد رفیق صاحب اور دوسری فضل عمر ہسپتال کی شعبہ گائنی کی ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ۔ فرمایا جو انسان بھی اس دنیا میں آیا اس نے ایک دن یہاں سے رخصت ہونا ہے لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ جس کو اللہ تعالیٰ اسلام اور انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب کے کوائف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ پرانے مربی سلسلہ تھے۔ انتظامی کاموں میں بڑی خوش اسلوبی سے فرائض انجام دیتے رہے۔ 11 اکتوبر 2016ء کو 85 سال کی عمر میں لندن میں وفات پائی۔ پنجاب یونیورسٹی سے بی اے اور جامعہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ ان کی والدہ فاطمہ بی بی حضرت مولوی الیاس خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی بیٹی تھیں۔ ان کے والد مکرم دانشمند خان صاحب نے 1921ء میں احمدیت قبول کی۔ ان کی شادی 1956ء میں سلیمہ ناہید بنت عبد الرحمٰن خان صاحب سے ہوئی ۔ان کی اولاد میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ زندگی وقف کرنے کی تحریک میں آپ نے بھی اپنا نام پیش کیا۔ پارٹیشن تک قادیان میں تعلیم جاری رکھی۔ پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر ربوہ میں جامعہ میں تعلیم حاصل کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصائح کا ذکر کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا گزشتہ دنوں میں نے بھی توجہ دلائی تھی کہ مربیان کی اپنی لائبریری ہونی چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو بطور نائب امام و امام بیت الفضل لندن، اخبار احمدیہ اور ریویو آف ریلیجنز کے مدیر، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بیرون ممالک میں پرائیویٹ سیکرٹری، وکیل الدیوان، وکیل التصنیف اور وکیل التبشیر خدمات کی توفیق ملی۔ بعض دنیاوی کام بھی کئے۔ ممبر اور صدر روٹری کلب بھی مقرر ہوئے۔ 1968ء میں لائبیریا کے صدر کی دعوت پر بلایا گیا اور لائبیریا کا اعزازی چیف مقرر کیا گیا۔ بہت بھرپور زندگی گزاری ہے۔ خلافت سے بھی وفا کا تعلق تھا۔ دل کی تکلیف تھی۔ پھر نئی زندگی ملی۔ پھر بیماری کے باوجود بڑی باقاعدگی سے نہ صرف خط لکھتے تھے بلکہ جہاں بھی ان کو پتہ لگتا کہ میں فنکشن میں شامل ہو رہا ہوں ضرور آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ اور ان کی اولاد کو بھی اخلاص و وفا سے تعلق رکھنے اور نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دوسرا ذکر محترمہ نصرت جہاں مالک صاحبہ کا ہے۔ 11 اکتوبر 2016 کو لندن میں وفات پا گئیں۔ پھیپھڑوں کے انفیکشن سے ان کی وفات ہوگئی۔ 15 اکتوبر 1951 کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد حضرت مولانا عبد المالک خان صاحب بھی پرانے خادم سلسلہ تھے۔ ان کا آبائی وطن بجنور یوپی تھا۔ ان کے دادا حضرت خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہر نے 1900ء میں بذریعہ خط بیعت کی اور 1903ء میں ملاقات کی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر اپنے بیٹے کو وقف کر دیا تھا۔ مولانا صاحب اپنے والد صاحب کے ارشاد پر ملازمت سے استعفیٰ دے کر فوراً قادیان چلے گئے اور یہ اخلاص کا جذبہ تھا جو ڈاکٹر صاحبہ میں بھی تھا۔ تعلیم کے بعد کہیں بھی جاتیں تو لاکھوں روپیہ روزانہ کما سکتی تھیں لیکن دین اور انسانیت کی خدمت کے لئے ربوہ میں آباد ہو گئیں اور ہسپتال کی ضرورت بھی تھی۔ اور اس کو پورا کیا۔ تمام عمر بے نفس ہو کر ایسی خدمت کی کہ جو انتہائی معیار پر پہنچی ہوئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بیٹی، داماد، ڈاکٹرز اور ان کے سٹاف کے تاثرات بیان فرمائے۔ فرمایا ان کے بارہ میں بہت سے لوگوں نے جذبات کا اظہار کیا سب بیان کرنے مشکل ہیں۔ خدا پر نہایت درجہ توکل، قرآن سے محبت، خلافت سے گہری وابستگی تھی خلافت کی اطاعت، خدمت خلق اور مریض کی شفا اور آرام ان کی پہلی ترجیح تھی۔ جماعت کے پیسے کا بہت درد رکھتی تھیں۔ کہتی تھیں میرے دو بچے ہیں ایک میری بیٹی اور دوسرا میرا شعبہ ہے۔ شادی شدہ کو شادی قائم رکھنے کے لئے توجہ دلاتیں۔ پردہ کا بہت خیال رکھا۔ ہمیشہ پورا برقعہ پہنا۔ فرمایا وہ لڑکیاں جو پردہ میں کام نہیں کر سکتیں ان کے لئے ایک نمونہ تھیں۔ قواعد و ضوابط کی پابند تھیں۔ اپنی بیٹی کو کہا کہ تمہارے نانا جان نے دو باتیں نصیحت کیں ایک توکل علی اللہ اور دوسری خلافت سے وابستگی اور یہی تم کو نصیحت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اکلوتی بیٹی کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے جو اس ماں نے اس سے توقعات رکھی ہیں ان پر پورا اترنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ فضل عمر ہسپتال کو خدمت کرنے والی اور وفا کے ساتھ جماعت سے وابستہ رہنے والی، خلافت کی اطاعت گزار مزید ڈاکٹرز بھی عطا فرمائے اور جو موجود ہیں ان کو اس کام میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔ شعبہ تربیت جماعت احمدیہ جرمنی